© rasailojaraid.com

کانوا علی امر جامع) فقال بعضهم لبعض ان هذا الرجل قد کان من امره ما کان و ما نامنه ان یثب علینا بمن اتبعه فاجمعوا فیه رایاً فقال بعضهم احبسوه فی الحدید واغلقوا علیه الباب و قال آخر ننفیه من بلدنا ولا نبالی این وقع۔ ۔

(تاریخ بدأ الاسلام ۔ محمد شبلی النعمانی ۔ مطبع مفید عام الکائن فی بلدۃ اکبر آباد ص ۱۸)

فارسی ترجمہ

«چوں قریش از اسلام انصار آگهی یافتند از غصه دست بهم سودند و بآزار مسلمانان تیر تر گشتند و از رفتن آنحضرت بمدینه اندیشه ناک گشته در دار الندوه کہ خانہ مشوره بود (و آں خانه را قصی بن کلاب طرح افگنده بود و عرب در انجا از بهر شورائے انجمن می گشتند) گرد آمدند باهم گفتند هما نا دیدید که کار ایں مرد از کجا تا کجا رسید ۔ اندیشه است که روزے با پیروان خود برما دست تطاول کشد ۔ باید کہ همگان رائے بزنیم پس یکے گفت بروے بند نهید و در خانہ اش زندانی کنید دیگر گفت از شهرش بدر سازید و باز نجوئید کہ کجا رفت» ۔

(ترجمہ فارسی رسالہ بدء الاسلام ۔ مولوی محمد عبد الحمید ۔ مطبع مفید عام آگره ص ۱۲)

اس ترجمے سے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں مولانا فراهی کی اهلیت کا بخوبی اندازه لگایا جا سکتا ہے ۔ اس وقت مولانا کی عمر ۳۰ کے لگ بھگ هوگی ۔ فراهی نے ۱٦ برس کی عمر میں خاقانی کے تتبع میں قصیده لکھ کر اپنے اساتذه کو حیرت میں ڈال دیا تھا ۔ اس لئے فارسی زبان پر ان کی قدرت تو پہلے هی سے مسلم تھی ۔ باقی ترجمہ اپنی جگہ ایک الگ فن ہے اور بسا اوقات یہ تصنیف و تالیف سے مشکل هوتا ہے ۔ فراهی نے اس کام کو کس طرح انجام دیا نمونہ آپ کے سامنے ہے ۔ رسالے میں بیچ میں عربی اشعار جهاں آئے هیں انهیں یوں هی رهنے دیا گیا ہے ۔ یعنی ان کا ترجمہ نهیں کیا گیا ہے ۔

ترجمۂ فارسی طبقات ابن سعد

عربی ٹیکسٹ کا سرورق نقل مطابق اصل :۔

قطعۃ

من طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدی

فی

بعثۃ رسول اللہ الرسل بکتبه و ذکر وفادات العرب

علی رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طبع بامر

النواب وقار الدوله وقار الملک المولوی

محمد مشتاق حسین انتصار جنگ بہادر

لافادۃ طلاّب مدرسہ العلوم علی گڈھ

طبع فی مطبع مفید عام الکائن

فی بلدۃ اکبر آباد

سنہ ۱۳۰۸ ھ ۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی آزاد لائبریری کے اوریئنٹل سیکشن میں اس کتاب کا نمبر درج ذیل ہے :-

۲۹۷ ۱۹۱ع

الف ۱۲ ق

فارسی ترجمے کا سرورق نقل مطابق اصل :-

ترجمہ فارسی پارۂ

از

طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدی

در ذکر

فرستادن پیغمبر خدا قاصدان را بسوی بادشاہان

و قبائل عرب و رسیدن سفیران عرب

نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم

ترجمہ نمودہ

مولوی محمد عبد الحمید صاحب اعظم گڈھی سلّمہ اللہ تعالی

بحکم

نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی محمد مشتاق حسین

انتصار جنگ بہادر بجہت افادہ طالب علمان مدرسۃ العلوم علی گڈھ

۱۸۹۱ ع

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لائبریری میں اس کتاب کا نمبر ہے   ف

۹ ء ۲۹۷

الف ۱۲ ن

ن ۳

اور صفحات کی تعداد ۱۰۶ ہے۔ سرورق مترجم کا نام خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ یہاں بھی عبدالحمید کی بجائے حمیدالدین ہے اور اسکے ساتھ محمد بھی لگا ہوا ہے۔ محمد کے ساتھ عبدالحمید کہیں اور نظر سے نہیں گزرا ۔ ترجمے کے سرورق کو عربی کتاب کے سرورق سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ بالکل آزاد ہے۔ اصل عبارت کی پابندی کو لازم نہیں سمجھا گیا اور بعض جگہ موقع محل کے لحاظ سے اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔ مثلاً بعثة رسول اللہ الرسل بکتبہ کا ترجمہ فرستادن پیغمبر خدا قاصد نرا سوی بادشاھان و قبائل عرب » کیا ہے۔ اس میں بسوی بادشاھان و قبائل عرب » اضافہ ہے۔ دوسری طرف بکتبہ کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو خود بخود سمجھ لیا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے قاصد خطوط لے کر ھی جاتے ھیں ۔ یہ حذف و اضافہ متن کے مطابق ہے۔ متن میں ملوک اور قبائل عرب کے پاس خطوط لے کر اسخاص کو بھیجنے کا ذکر ہے۔

عربی مس کے ابتداء میں درج مقدمہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ بھی مولانا فراھی کا لکھا ھوا ہے۔ قرائن اور داخلی شہادت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ فارسی ترجمے کے سرورق کی عبارت میں جو بعض تصرفات حذف و اضافہ کی صورت میں نظر آتے ھیں وہ مقدمے کی عبارت سے ھم آھنگ ھیں ۔

ترجمے میں آخری صفحہ پر حاشیے میں دو سطروں کا ایک نوٹ ہے جو سید احمد کا ہے۔ اس سے معلوم ھوتا ہے کہ سر سید کی نظر سے یہ ترجمہ گزرا اور انھوں نے ایک نوٹ بھی لکھا ہے۔ پوری کتاب میں صرف یہی ایک نوٹ ہے۔ تلاش کے باوجود کسی دوسرے نوٹ کا سراغ نہیں ملا ۔

نوٹ یوں ہے۔

سفیران ملوک و قبائل نزد پیغمبر خدا صلعم آمدند نہ بنزد دیگراں۔ پس فرمودن پیغمبر خدا صلعم کہ این سفیر درندگان نزد سما آمدہ است صریح دلالت میکند کہ اینہمہ کلام مزاحاً بود چنانکہ حضرت صلعم گاہ گاہ بطور مزاح ھم چیزے می فرمود صلی اللہ علیہ و سلم ۔

سید احمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ نوٹ وفد السباع کی روایت پر ہے جو اس کتاب کی آخری روایت ہے اور اس کا نمبر ۱۳۶ ہے۔ سرسید کا یہ نوٹ اصل عربی متن میں نہیں ہے۔ یہ صرف فراہی کے فارسی ترجمے میں ہے۔

فراہی کے فارسی ترجمے سے پہلے مناسب ہوگا کہ عربی متن کی نسبت جس سے یہ ترجمہ کیا گیا مختصراً عرض کر دیا جائے۔ خوش قسمتی سے فارسی اور عربی دونوں ہی نسخے مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اورنٹل سیکشن میں مل گئے اور میں نے ان سے استفادہ کیا۔ عربی متن کل ۱۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرنامہ کے بعد صفحہ ۲ ۔ ۳ پر کتاب اور اس کے مصنف کی نسبت تعارفی کلمات ہیں جس کے لکھنے والے کا نام درج نہیں۔ یہ "پیش لفظ" یا "عرض مرتب" قسم کی مختصر تحریر ہے۔ صفحہ ۴ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ ص ۴۷ تک اس کا ایک جزو ہے جس کا عنوان ہے "ذکر بعثة رسول اللہ الرسل بکتبه الی الملوک یدعوهم الی الاسلام و ما کتب به رسول اللہ لناس من العرب وغیرهم"۔ ص ۴۸ سے ص ۱۲۳ تک اس کا دوسرا جز ہے۔ اس کا عنوان ہے "ذکر وفادات العرب علی رسول اللہ صلعم"۔

پیش لفظ کی ابتدائی سطور سے اس کتاب پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس کو نقل کر دینا مفید ہوگا۔

"و بعد فهذان جزءان من طبقات ابن سعد ۔ الاول فی ارساله صلی اللہ علیه وسلم الرسل الی الملوک و قبائل العرب ۔ و الثانی فی وفادات العرب علی رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم ۔ و لما کان من اهم الامور فی تاریخ الاسلام الاطلاع علی کیفیة شیوع الاسلام فی اقطار العرب وغیرها من الممالک و کان الجزءان المذکوران مشتملین علی اطلاعات مهمة فی هذاالباب امر بطبعهما النواب وقار الملک بهادر لافادة العام ولا سیما لطلبة العلم من جماعة الاسلام نقلاً عن النسخة اللتی طبعت فی جرمن من بلاد اوربا ۔ فانها نسخة رائقة تغلب علی الظن صحتها والثقة بها ۔ ثم ان طبقات ابن سعد کتاب حافل فی خمسة عشر مجلداً و مختصرها اصغر منها وهی ایضا لابن سعد ۔ و لیس القطع بان هذین الجزئین هل من اصل الطبقات ام من مختصرها و ایما کانت فهی من مزید الاعتبار و الثقة برتبة لا یوازیها غیر ها من کتب السیر کسیرة ابن هشام وما یماثلها" ۔ ص ۲ ۔ ۳ ۔

پندرہ جلدوں کی اس ضخیم کتاب سے فقط یہ دو جز کتاب میں آئے ہیں ۔ یہ اصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طبقات سے ماخوذ ہے یا اسکے اختصار سے اسوقت اس سوال کا جواب یقیناً مشکل تھا مگر اب کوئی تحقیق کرنا چاہے تو یہ کام مشکل نہیں رہا ۔ عربی اور فارسی دونوں نسخوں میں سرورق بھی اور متن میں بھی بصراحت مذکور ہے کہ نواب وقار الملک کے حکم سے یہ کتابیں چھاپی گئیں عربی نسخے میں سرورق تاریخ طباعت سنۂ ھجری میں درج ہے جو ۱۳۰۸ھ ہے۔ جبکہ فارسی ترجمہ میں سنۂ عیسوی درج ہے جو ۱۸۹۱ ء ہے۔ تقویم تاریخی کی رو سے یہ دونوں سن ایک ھیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عربی اور فارسی دونوں نسخے ساتھ چھپے ۔ علی گڑھ کالج کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ ۱۸۹۱ میں مولانا نے ایف اے میں داخلہ لیا۔ متن میں یہ ذکر ہے کہ افادہ عام خاص کر مسلمان طلبہ کے لئے اس کی طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لیکن سرورق عربی اور فارسی دونوں میں علی الترتیب "لافادۃ طلاب مدرسۃ العلوم علیگڑھ" اور "بجہت افادہ طالب علمان مدرسۃ العلوم علیگڑھ" کے الفاظ درج ھیں ۔ اس اندراج سے قطعیت کے ساتھ یہ بات مبرھن ھو جاتی ہے کہ یہ کتابیں (عربی فارسی) اصلاً علی گڑھ کالج کے طلبہ کے لئے چھاپی گئیں ۔ رسالہ بدأ الاسلام میں اس طرح کا کوئی اندراج نہیں ہے لیکن طرز اور نمونہ اس کا بھی بالکل یہی ہے اس لئے قیاس ہے کہ وہ بھی اسی مقصد سے اور اسی زمانے میں تیار کرائے گئے ۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے ریکارڈ سے تصدیق کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی ۔

جیسا کہ عرض کیا گیا یہ کتاب دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ پہلا جز ان ۷۵ خطوط پر مشتمل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے سلاطین اور دوسرے لوگوں کو ارسال کئے ۔ دوسرے جز میں عرب کے ان وفود کا ذکر ہے جو آنحضور کی خدمت میں آئے ۔ اور ان کی تعداد ۷۱ ہے۔ سب سے آخر میں وفد السباع کا ذکر ہے۔ طبقات ابن سعد چھپ کر عام ھو چکی ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ جہاں تک مولانا فراھی کے ترجمہ فارسی کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ نمونۃً ذیل میں عربی اور فارسی دونوں کے مختصر اقتباسات درج کیے جاتے ھیں ۔ فراھی کی فارسیت اور ترجمے کی اھلیت کا خود ھی اندازہ ھو جائے گا ۔

عربی اقتباس

"وفد ثقیف ۔ اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی عن عبد اللہ بن ابی یحیی الاسلمی عن من اخبرہ قال لم یحضر عروۃ بن مسعود و غیلان بن سلمۃ حصار الطائف کانا بجرش یتعالمان صنعۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

العرادات و المنجنيق والدبابات فقدما و قد انصرف رسول الله عن الطائف فنصبا المنجنيق و العرادات و الدبابات و اعدا للقتال ثم القى الله فى قلب عروة الاسلام وغيره عما كان عليه فخرج الى رسول الله فاسلم ثم استاذن رسول الله فى الخروج الى قومه ليدعوهم الى الاسلام فقال انهم اذا قاتلوك قال لأنا احب اليهم من ابكار اولادهم ثم استاذنه الثانية ثم الثالثة فقال ان سئت فاخرج فخرج فسار الى الطائف خمسا فقدمم عشاءً فدخل منزله فجاء قومه فحيوه بتحية السرک فقال عليكم بتحية اهل الجنة السلام ودعاهم الى الاسلام ».

(قطعة من طبقات محمد بن سعد كاتب الواقدى ص ٦٧ طبع فى مطبع مفيد عام الكائن فى بلدة اكبر آباد سنة ۱۳۰۸ھ)

فارسی ترجمہ

«سفارت ثقیف ـ آورده اند کہ عروه بن مسعود و غیلان بن سلمه در محاصرۂ طائف نبودند۔ ودر مقام جرس من فلاخن و سنگ انداز و دبابه می آموختند ـ و چون پیغمبر خدا از طائف بار می آمد فلاخن و سنگ انداز و دبابه را بر پائے کردند و بآهنگ نبرد خاش برخاستند ـ مگر خدایتعالی دل عروه را بگردانید و خواهش اسلام درو افگند تاسوئے پیغمبر خدا آمد و اسلام گرفت و دستوری خواست تا بسوئے قوم خود باز رود وایشان را سوئے اسلام بخواند ـ آنحضرت فرمود باتو بجنگ بر خیزند ـ گفت مرا از فرزندان خود عزیز تر دارند ـ وچون سہ بار پرسید ـ آنحضرت فرمود اگر رفتن خواهی برو۔ عروه روانہ شد تابس از پنج روز بهنگام شام بہ طائف رسید و بمنزل خود در آمد مردماں بدیدارش آمدند و بهنجار مشرکان آبادس گفتند ـ عروه گفت بآئین بهشتیاں سلام گوئید و ایشانرا سوئے اسلام بخواند ».

(ترجمہ فارسی ، پاره از طبقات محمد بن سعد کاتب الواقدی ص ٦١)

رسالہ بدء الاسلام کے برعکس اس کتاب میں فراهی نے اشعار کا بھی ترجمہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ ان اقتباسات سے ظاهر ہے فراهی نے ترجمے میں سند کو حذف کر دیا ہے اور اس کی جگہ «آورده اند» کہہ کر بات شروع کر دی ہے۔ طلبہ کے لئے اس کی ضرورت نہ تھی۔ اصل کی پابندی سے بے نیازی نے ترجمہ کو آزاد بنا دیا ہے اس ترجمے کی خوبی کے متعلق سید صاحب کا ایک فقره نقل کرکے بات ختم کرتا هوں۔ «اس کی زبان ایسی ہے کہ معلوم هوتا ہے کہ عہدِ سامانی کا کوئی نثر نویس فارسی لکھ رہا ہے »۔ یادرفتگان ص ۱۳۲۔

مولانا فراهی کی ان دونوں کتابوں کے سرورق اور ابتدائی دو صفحات بصورت عکس ملاحظہ هوں۔

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمۂ فارسی

رسالۂ بدء الاسلام

رسالہ بدء الاسلام در سیرت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ
بزبان عربی از تالیفات مولانا مولوی محمد شبلی نعمانی بودہ است

مولوی محمد عبدالحمید صاحب

آنرا ترجمہ نمودند

... LIBRARY
Date ....
ALIGARH
... UNIVERSITY

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی — من بندہ آثم حمید فراہی — این نامہ را کہ برادر معظم مولانا شبلی نعمانی در شرح سیر نبوی

از دفاتر سیر انتخاب زدہ ترتیب دادہ اند از تازی بفارسی در آوردم — وهذا اوان الشروع فی المقصود

ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ در سنہ ۴۰ از حکومت کسریٰ تولد فرمود پدر آنجناب عبداللہ بن عبدالمطلب بود

ومادر آمنہ بنت وہب ودایہ حلیمہ سعدیہ — آنحضرت دو ماہہ بود کہ عبداللہ بمرد وہشت سال پس از

واقعۂ فیل عبدالمطلب ہم براہ عدم شتافت وابوطالب را وصیت کرد تا آنحضرت را در کنار مہر پرورد

چون آغاز جوانی رسید آوازۂ پاکیزہ خوئی ودرستکاری آنجناب آویزۂ گوش ہر جیرہ بان شد

تا آنکہ امین یعنی راستبازش میخواندند وہم ازینجا خدیجہؓ کہ بانوی باشرافت ودولت بود

کار تجارتی با نجناب بسپرد آنحضرت پذیرفت ومتاعش بشام بردہ دران بازرگانی سود برداشت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چون باز آمدند و خدیجه در کار آنجناب صدق و صفا بیش از آن دید که گمان داشت درخواست کرد تا جلیلهٔ آنحضرت باشد- پس آنحضرت با اعمام خود ابوطالب و حمزه و چند دیگر کسان پیش پدرش که خویلد بن اسد بود رفتند تا عقد نکاح بخدیجه بسته شد- از خدیجه زینب و رقیه وام کلثوم و فاطمه و قاسم (که بدان کنیت میفرمود) و طاهر و طیب بوجود آمد- پسران آنجناب پیش از هنگام پیغمبری سر در کنار اجل نهادند مگر دختران آن دور همایون یافتند و اسلام گرفتند-

آغاز رسالت

آنحضرت چون چهل ساله شدند ایزد پاک ایشان را به پیغمبری برگزید و فرقان مجید نازل فرمود دران روزگار عرب بر یک ملت نبودند- گروهی دهریه بودند و میگفتند ان هی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما یهلکنا الا الدهر- و چون از روز رستخیز مے شنیدند میگفتند ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون- وگروهے خدائے یگانه را میگرویدند مگر فروتر هم از ارواح و فرشتگان میشا نیها در کارگاه گیتی دستگاهی داشتند بتان را بنام شان تراشیده می پرستیدند- و میگفتند ما نعبدهم الا لیقربونا الی الله زلفی- و گروهی مے گفتند که فرشتگان همگی دختران یزدانی هستند- با اینهمه در پر خاشخری و باده خواری و قمار بازی و بدکاری و کشتن اولاد و معاملت ربوا- و کثرت نکاح و زنده در گور کردن دختران همه بر یک جاده میرفتند چون پیغمبر خدا ایشان را براه راستین رهنمونی فرمود تا بتان را فرو هلند و یگانه خدا را بپرستند بر آشفتند و اعتراضات بمعنی پیش آوردند- یکی گفتے اجعل الالهة الها واحدا و یکے تقلید پیشینان را دستاویز ساختے و گفتے ما سمعنا بهذا فی آبائنا الاولین- بل نتبع ما الفینا علیه آباءنا- پس چون از تیره درونی آن سخن را ایشان بذیرفت- آنجناب بدلائل متین که جلوهٔ بداهت داشت و از گنجائی فهم آن گروه بیرون نبود

© rasailojaraid.com